هو الکل

جاں باز مسلم

یعنی

اُن مسلمانوں کے حالات جنھوں نے ہر قسم کا ظلم برداشت کئے اور جان تک دیدی مگر اسلام ترک نہ کیا اور پکے مسلمان بنے رہے

شائع کنندہ

حسن نظامی

نومبر سنہ ۱۹۲۷ء

میں چوتھی بار شائع ہوا۔ حلقہ مشائخ دہلی سے ملیگا۔

(مطبوعہ جنید پریس ترقی دہلی)

جاں بازِ مسلم

مر گئے مگر مرتد نہ ہوئے

اے مسلم بھائیو۔ یہ رسالہ "جاں بازِ مسلم" اس واسطے شائع کیا جاتا ہے کہ تم خود بھی اسکو پڑھو اور اپنے بیوی بچوں کو سناؤ۔ اور خاصکر ان ناسمجھ مسلمانوں کو سناؤ اور ان کے کان تک اس کتاب کے سچے قصّے پہنچاؤ جو غیر مذہب والوں کے زور ظلم اور اغوا اور لالچ و دباؤ کے سبب مرتد ہونا چاہتے ہیں۔

میں نے اپنا فرض یہ رسالہ تیار کرکے ادا کر دیا۔ اب ہر مسلمان کا یہ فرض باقی ہے کہ وہ ضرورت کے مقامات پر اس رسالہ کا مضمون پہنچائے اور مسلمانوں کو بھی پڑھائے اور سنائے تاکہ وہ سب اپنے جانباز بھائیوں کی بہادری پر فخر کریں۔ مسلمان بچوں کو ہر اسکول اور مدرسہ میں یہ واقعات سُنانے ضروری ہیں ان کو ابھی سے بتانا چاہیے کہ مسلمان اپنے دین کے کیسے عاشق ہوتے ہیں کہ جانیں دیدیں۔ آگ میں جلے آروں سے چیرے گئے۔ مار کھائی۔ سب کچھ سہا برداشت کیا مگر کیا مجال

کہ کیا کیا [illegible]

دیکھو مسلمان بھائیو یہ چیزیں گھر گھر میں پہنچانے کی ہیں۔ انہی سچی باتوں سے قومیں زندہ رہا کرتی ہیں اور ان کی زندگی ترقی پایا کرتی ہے غفلت و کاہلی نہ کرنا۔ یہ رسالہ ہر مسلمان تک پہونچا دینا۔

اس رسالہ کی قیمت بہت کم رکھی گئی ہے۔ تاکہ فیاض مسلمان بہت سی تعداد ان کی مفت تقسیم کرنے کو خرید سکیں۔

جن کتابوں سے واقعات لیے گئے ہیں۔ وہ سب کی سب معتبر اور مشہور عالی حوصلی کتابیں ہیں۔

راقم

حسن نظامی

خواہر زادہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء

محبوب الٰہیؒ دہلی

حلقہ مشایخ بک ڈپو دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسلامی رسول محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب عرب میں جلوہ افروز ہوئے اور آپ نے علی الاعلان "توحید" کی تبلیغ شروع کی "شرکت کی مذمت کی" اللہ کے ماسوا تمام معبودوں کو باطل کہا اور ان کے ماننے والوں اور پوجنے والوں کو گمراہ بتایا تو پرستاران باطل آپکی دشمنی پر آمادہ ہو گئے۔ اہل مکہ نے آپ پر نہایت جبر و تشدد کیا آپکو طرح طرح کی تکلیفیں پہنچانی شروع کیں لیکن آپ نہایت ثبات و استقلال کیساتھ ہر قسم کے مظالم برداشت کرتے رہے اور اسلام کی اشاعت کرتے رہے۔

آنحضرتؐ نے ایک دن کوہ صفا پر چڑھکر قریش کو نام بنام پکارا اور جسوقت قریش کا پورا مجمع ہو گیا تو آپ نے سب کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ اہل قریش! تم مجھکو سچا جانتے ہو یا نہیں؟ قریش نے یکزبان ہو کر کہا کہ ہم تم کو سچا جانتے ہیں۔ تم نے کبھی جھوٹ نہیں بولا تم امین ہو۔ اور صادق ہو۔ تب آپنے فرمایا کہ تم میری بات سنو میں تم کو خدائے واحد ذوالجلال کی عبادت کی طرف بلاتا ہوں تم شرک سے باز آؤ بت پرستی چھوڑ دو۔ اور صدق دل سے کلمۂ طیبہ پڑھو۔"

جسوقت آپؐ تقریر ختم کر چکے تو ابولہب نے جو نہایت سنگدل اور سیاہ قلب کا تھا کہا "تمپر ہلاکت ہو کیا اسیواسطے تم نے ہمکو جمع کیا تھا" اسکے بعد قریش کا مجمع منتشر ہو گیا (شمس التواریخ)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جسقدر باطل پرستوں کی اصلاح کے لیے کوشش فرماتے تھے اسی قدر وہ ناحق شناس آپکو طرح طرح کی اذیتیں دیتے تھے۔ ایام حج میں جبکہ دور دور سے لوگ آتے تھے آنحضرت ان کو دعوت اسلام دینے جاتے تھے تو کفار قریش پکارتے تھے کہ یہ ساحر ہیں، ان کی بات نہ سنو اور اپنے باپ دادا کے دین پر قائم رہو۔"

ام جمیل ابولہب کی بیوی جنگل میں جاکر کانٹے چن لاتی تھی اور آپ کی راہ میں بچھا دیتی تھی

"تاکہ پائے مبارک لہولہان ہو جائیں۔ کفار قریش آپ کو خدا کی عبادت میں مشغول دیکھ کر آپ کا مذاق اڑاتے۔ آپ کو ساحر، کاہن، اور مجنون کہتے لیکن آپ صبر فرماتے تھے۔

ایک دن آنحضرتؐ خانہ کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے کہ عقبہ بن ابی معیط آیا اور اپنی چادر کو خوب بٹا جب آپ سجدے میں گئے تو آپ کی گردن میں پھندا ڈال کر بل دینے شروع کئے حتی کہ آپکا دم گھٹنے لگا۔ لیکن آپ اطمینان قلب کے ساتھ سجدے میں پڑے رہے اور سبحان ربی الاعلٰے کہتے رہے اتنے میں حضرت ابوبکرؓ تشریف لائے اور عقبہ کو ہٹا کر کہا کہ

اتقتلون رجلا ان یقول ربی اللہ تم ایسے نیک شخص کے قتل کے درپے ہو کہ جو
وقد جاءکم بالبینت من ربکم اللہ کو اپنا رب کہتا ہے اور ظاہر نشانیوں
(سورۃ المؤمن) کیساتھ خدا کی طرف سے تمہارے پاس آیا ہے

یہ کہنے پر چند شریر النفس لوگوں نے حضرت ابوبکرؓ کو بھی ڈاڑھی پکڑ کر اس قدر مارا کہ آپ بیہوش ہو گئے (بخاری)

ایک دن آنحضرتؐ کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے کہ کفار قریش صحن میں جمع ہوئے اور ابوجہل کی تحریک پر عقبہ نے ایک نجاست آلود اوجھڑی بحالت سجدہ آپ پر ڈال دی بعد ازاں حضرت فاطمہ زہرا تشریف لائیں اور آپ نے اپنے والد کی پیٹھ پر سے نجاست کو دور کیا (بخاری)

چند روز کے بعد کفار قریش نے ایک دوسرا طریقہ آزار پہنچانے کا نکالا انہوں نے باہم یہ عہد کیا کہ جو شخص مسلمان ہو جائے اسکو ہر طرح کی تکلیف اور اذیت پہونچائی جائے یہاں تک کہ عاجز ہو کر خود ہی باز آ جائے اور اسلام کی آئندہ ترقی محدود ہو جائے۔ مگر شیدائیان حق کے سامنے جسمانی آزار کیا چیز ہے۔ جس قدر ان پر سختی ہوتی تھی اسی قدر ان کا استقلال بڑھتا جاتا ہے۔

ایکدن حضرت ابوبکرؓ نے کعبہ میں اللہ تعالٰی کی توحید بیان کی اور اسلام کے فضائل بیان کئے اس قصور پر کفار نے ان کو اس قدر مارا کہ انکے قبیلے بنو تمیم کو انکی موت کا یقین ہو گیا چند آدمی

ان کو کپڑے میں لپیٹ کر گھر لے گئے۔ شام کے وقت زبان کھلی تو بجائے اس کے کہ اپنی تکلیف ظاہر کرتے کلمۂ توحید پڑھنے لگے (اسد الغابہ)

حضرت بلال بن رباح کو کفار لوہے کی زرہ پہنا کر دھوپ میں ڈال دیتے تھے نوجوان لڑکے ان کو مکہ کی پہاڑیوں پر گھسیٹتے لیکن ان کی زبان سے ہر وقت اَحَدٌ اَحَدٌ نکلتا تھا حضرت بلال امیہ بن خلف کے غلام تھے۔ وہ آپکو طرح طرح کی اذیتیں دیتا گرمیوں میں دوپہر کے وقت مکہ کی تپتی ہوئی ریت پر ہر روز آپکی ننگی پیٹھ لٹا دیتا تھا اور اوپر سے ایک بھاری پتھر سینہ پر رکھ کر کہتا تھا کہ جب تک اسلام کو نہ چھوڑو گے اسی طرح اذیت دیتا رہونگا مگر ثابت قدم کو کسی طرح لغزش نہ ہوئی۔ گرمی سے جسم میں آگ تھی زبان سوکھ کر کانٹا بن جاتی تھی اور نزع کی سی کیفیت طاری ہوتی تھی لیکن آپ کہتے تھے اسلام نہیں چھوڑوں گا۔ دن کو اس مصیبت سے سامنا تھا رات کو امیہ کا حکم تھا کہ ایک تنگ و تاریک مکان میں بند کر کے صبح تک کوڑے مارے جائیں۔ کچھ عرصہ تک آپ ان ہی مصیبتوں میں مبتلا رہے آخر ایک شب کو حضرت ابوبکرؓ کا اس طرف گذر ہوا۔ اور حضرت بلال کی دردناک حالت دیکھی صبح کو امیہ کے پاس پہونچے اور چالیس اوقیہ چاندی اور اپنے ایک رومی غلام نسطاس کے عوض میں حضرت بلال کو خرید کر آزاد کر دیا۔ (سنن ابن ماجہ)

حضرت صہیب رومیؓ کو کفار لوہے کی زرہ پہنا کر نہایت تیز دھوپ میں ڈال دیتے تھے پھر بدن میں کانٹے چبھوتے اور کہتے اسلام چھوڑ دے لیکن حضرت صہیبؓ تمام تکلیفوں کو برداشت کرتے رہتے اور کہتے تھے اگر جان نکل جائے گی تب بھی اسلام نہیں چھوڑونگا (اسد الغابہ)

حضرت ابوذر غفاریؓ نے جب خانہ کعبہ میں اپنے اسلام کا اعلان کیا تو اپنر ہر طرف سے کفار ٹوٹ پڑے اور خوب زدوکوب کیا یہاں تک کہ آپ بیہوش ہو کر گر پڑے جب ہوش آیا تو کلمۂ توحید زبان پر تھا (مسلم)

حضرت ابو فکیہہ افلحؓ صفوان بن امیہ کے غلام تھے۔ کفار ان کے پاؤں میں بیڑیاں ڈالکر دھوپ

میں لٹا دیتے۔ پھر پشت پر ایک پتھر کی چٹان رکھدیتے یہاں تک کہ وہ بیہوش ہو جاتے ایکدن صفوان نے ان کے پاؤں میں رسی باندھی اور آدمیوں کو حکم دیا کہ گھسیٹتے ہوئے لیجاؤ اور تپتی ہوئی زمین پر لٹا دو۔ جب گرم ریت پر آپکو لٹا دیا گیا تو صفوان نے آپکا گلا گھونٹا اور کہا اسلام چھوڑ دے لیکن آپ نے اسلام چھوڑنے سے انکار کیا اور کلمۂ توحید پڑھتے رہے۔ (اسد الغابہ)

حضرت عثمانؓ بن عفان جب اسلام لائے تو ان کے چچا نے نہایت بیدردی کیساتھ رسی میں باندھکر گھسیٹا اور کہا اسلام چھوڑ دے لیکن حضرت عثمانؓ نے کہا اے چچا! اگر جان سے بھی مار ڈالوگے تب بھی اسلام نہیں چھوڑونگا۔ پھر کلمہ طیب پڑھنے لگے۔ (طبقات)

حضرت زبیر بن عوامؓ جب اسلام لائے تو ان کے حقیقی چچا نے انکو چٹائی میں لپیٹ کر کونے میں کھڑا کر دیا اور چاروں طرف دھواں کر دیا جس سے حضرت زبیر کا دم گھٹنے لگا لیکن آپ نے کہا اے چچا! خواہ کیسی ہی اذیت پہونچاؤ لیکن میں اب اسلام نہیں چھوڑوں گا (ریاض النضرۃ)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے جب اسلام قبول کیا اور خانہ کعبہ میں قرآن مجید کی چند آیتیں اونچا پڑھیں تو کفار نے ان کو گالیاں دیں اور اس قدر مارا کہ چہرہ لہولہان ہوگیا پھر کہا دین کو چھوڑ دے ورنہ اس سے زیادہ اذیت پہنچائیں گے انہوں نے کہا جبتک سانس باقی ہے اسلام نہیں چھوڑونگا۔ (اسد الغابہ)

حضرت عمرؓ کی بہن فاطمہ بنت الخطاب جب اسلام لائیں اور حضرت عمرؓ کو معلوم ہوا تو وہ ان کے گھر پہنچے اور کہا کیا تم مسلمان ہوگئی ہو! جنابہ فاطمہ نے سکوت اختیار کیا تب حضرت عمرؓ نے ان کو نہایت بیرحمی کے ساتھ مارا یہاں تک کہ ان کی ناک اور منہ سے خون جاری ہوگیا آخر انہوں نے کہا اے بیگم بھائی! اب میں بلاشک مسلمان ہو چکی ہوں اب چاہے تم کچھ بھی کرو میں اسلام نہیں چھوڑ سکتی۔ اسی طرح حضرت سعید بن زید کو جو حضرت عمرؓ کے بہنوئی تھے حضرت عمرؓ نے بہت مارا اور ان کا سر دیوار سے ٹکرایا۔ لیکن انہوں نے بھی یہی کہا کہ اے عمرؓ ہمکو مرنا منظور ہے لیکن اسلام چھوڑنا گوارا نہیں"

ان دونوں فدائیان اسلام کی استقامت دیکھکر حضرت عمرؓ نے کہا اچھا جو کلام محمدؐ پر نازل ہوا ہے مجھکو بھی سناؤ جب انکو سورۂ طٰہٰ سنائی گئی اور یہ آیت پڑھی گئی۔

تَنْزِیْلاً مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰی۔ خالق زمین و آسمان نے اسکو نازل فرمایا ہے۔
تب حضرت عمرؓ بہت متاثر ہوئے اور آنحضرت کی خدمت میں پہنچکر مسلمان ہو گئے (بدر الاسلام)

حضرت عمارؓ اور انکے والد یاسرؓ اور ان کی والدہ سمیہ یہ تینوں مسلمان ہو گئے تھے۔ ایک روز ابوجہل نے انہیں سفاکی کے ساتھ ایسا زدوکوب کیا کہ حضرت یاسر کا تو اسی تکلیف سے انتقال ہو گیا اور بی بی سمیہ کو بھی نیزہ مارکر شہید کر دیا گیا۔

ایکدن پھر ابوجہل نے مع اپنے ساتھیوں کے حضرت عمارؓ کو مارنا شروع کیا آنحضرت نے دیکھا کہ عمارؓ پٹ رہے ہیں تو فرمایا۔

اصبروا یا آل یاسر فان موعدکم الجنۃ۔ اے اولاد یاسر صبر کرو کیونکہ تمہارا مقام جنت ہے۔
حضرت عمارؓ طرح طرح کی تکالیف سہتے رہے ان کو ہاتھ پاؤں باندھکر مکہ کی تپتی ہوئی پتھریلی زمین پر ڈال دیا جاتا ان کے سینہ پر پتھر کی گرم سِل رکھدی جاتی اور کہا جاتا اسلام کو چھوڑ دو لیکن یہ اللہ و رسول کی محبت میں محو تھے ہر قسم کی تکلیفیں برداشت کرتے اور کلمہ طیب پڑھتے تھے۔ (اسد الغابہ)

حضرت خبابؓ ابن ارتؓ ام انمار کے غلام تھے۔ جب وہ اسلام لائے تو کفار نے لوہا گرم کر کے ان کے سر پر رکھا۔ انکو برہنہ کر دیا جاتا تھا اور گرم ریت پر لٹا کر گرم پتھر سینہ پر رکھا جاتا۔ پھر مار پڑتی تھی ایکدن حضرت عمرؓ نے ان کی پیٹھ دیکھی تو کہا آج تک ایسی پیٹھ میری نظر سے نہیں گزری حضرت خبابؓ نے جواب دیا کہ ظالموں نے انگارہ پر لٹا کر مجھ کو گھسیٹا تھا لیکن میں نے اسلام کو نہیں چھوڑا (اسد الغابہ)

حضرت عیاش بن ابی ربیعہ اور حضرت سلمہ بن ہشام جب اسلام لائے تو کافروں نے دونوں کے پاؤں ایک رسی سے باندھکر گرم ریت پر گھسیٹا اور کہا اسلام چھوڑ دو لیکن انہوں نے انکار کیا۔ پھر ان کو زدوکوب کیا گیا۔ انھوں نے کہا ہم جان دیدیں گے مگر اسلام نہ چھوڑیں گے (طبقات)

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ جب اسلام لائے تو ان کے والدان کو مارتے تھے۔ بھوکا پیاسا رکھتے تھے۔ یہاں تک کہ ضعف کی وجہ سے آپ بیہوش ہو جاتے جب ہوش آتا تو آپ کہتے میں اسلام نہیں چھوڑونگا۔ پھر کلمہ طیبہ پڑھتے (مسلم)۔

حضرت خالد بن سعیدؓ نے جب اسلام قبول کیا تو ان کے والد نے بھی ان کو سخت سرزنش کی ان کا کھانا پینا بند کر دیا۔ رسی سے ہاتھ باندھ کر ان کو زدوکوب کیا جاتا۔ رات کو ایک تنگ و تاریک کوٹھڑی میں بند رکھا جاتا لیکن انھوں نے بھی اسلام چھوڑنے سے صاف لفظوں میں انکار کر دیا (طبقات)

حضرت مصعب بن عمیرؓ نے جب اسلام قبول کیا تو ان کے گھر والے ان سے سخت ناراض ہوئے اور ان سے کہا کہ اس نئے دین کو چھوڑ دو لیکن حضرت مصعبؓ نے جواب دیا میں اسلام کو کبھی نہیں چھوڑوں گا۔ اس جواب کو سنکر ان کے چند سنگدل رشتہ داروں نے ان کو نہایت بیرحمی کیساتھ زدوکوب کیا۔ طرح طرح کی تکلیفیں پہونچائیں اور گھر سے نکال دیا۔ لیکن حضرت مصعب نے اسلام نہیں چھوڑا اور کلمۂ توحید پر قائم رہے (مشکوٰۃ الانوار)

حضرت عامرؓ بن فہیرہ کو مسلمان ہونے پر کافروں نے سخت اذیتیں پہنچائیں ان کو نہایت بیرحمی کیساتھ زدوکوب کیا گیا۔ ہاتھ پاؤں باندھ کر کانٹے چبھوئے گئے گلے میں رسی باندھ کر گھسیٹا گیا لیکن آپ اسلام پر ثابت قدم رہے اور ایک لحظہ کیلئے ایمان نہ بدلا (مشکوٰۃ الانوار)

اُمِ عُبیدہ اور نہدیہ یہ دونوں "عبدالدار" کی لونڈیاں تھیں۔ جب یہ مسلمان ہوئیں تو کافروں نے انکو بڑی بیرحمی کے ساتھ مارا۔ رات رات بھر ان سے ناج پسوایا لیکن یہ اسلام پر ثابت قدم رہیں (فتح العزیز)

لبینہؓ جب مسلمان ہوئیں تو حضرت عمرؓ نے (جو اسوقت اسلام نہیں لائے تھے) بڑی بیدردی کیساتھ ان کو مارا یہاں تک کہ ان کے سر میں سے خون نکلنے لگا۔ جب حضرت عمرؓ مارتے مارتے تھک گئے تو کہا میں نے رحم کی بنا پر نہیں بلکہ تم کو اس وجہ سے چھوڑ دیا ہے کہ تھک گیا ہوں۔ آخر ان کو حضرت ابوبکرؓ نے خرید کر آزاد کر دیا (اسوۂ صحابیات)

زنیرہؓ جب اسلام لائیں تو ابوجہل نے ان کو نہایت بیرحمی کے ساتھ زدوکوب کیا اور طرح طرح کی دردناک تکلیفیں پہنچائیں یہاں تک کہ وہ نابینا ہو گئیں۔ ابوجہل نے کہا اسے عورت لات و عزیٰ نے تجھے اندھا کر دیا۔ زنیرہ نے جواب دیا لات و عزیٰ کو اپنے ہی حال کی خبر نہیں

وہ مجھے کیا اندھا کریں گے۔ (اسوۂ صحابیات)

ام عبیسؓ جب مسلمان ہوئیں تو اسود بن عبد یغوث نے ان کو بہت مارا اور طرح طرح کے ظلم توڑے اور کہا تم دین کو چھوڑ دے ورنہ ہلاک کر دوں گا۔ ام عبیسؓ نے کہا جو چاہو کر و لیکن میں اسلام نہیں چھوڑوں گی۔ بالآخر ان کو حضرت ابو بکرؓ نے خرید کر آزادی دلوائی۔

نہدیہؓ بنی نہد کی لونڈی تھیں جب انھوں نے اسلام قبول کیا تو کفار نے ان کو بھی بہت مارا طرح طرح کے ظلم کئے ہر قسم کی اذیتیں پہنچائیں۔ لیکن یہ اسلام پر ثابت قدم رہیں۔ ایمان لانے والی اور ظلم و ستم برداشت کرنے والی عورتوں کی نسبت جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ:۔

"ما نعلم ان احدا من المؤمنات ارتدت بعد ایمانھا" — ہم کو کسی ایسی مومنہ کا حال معلوم نہیں کہ جو ایمان لاکر پھر مرتد ہوئی ہو۔ (بخاری)

طمع دنیا اسلام سے برگشتہ نہ کر سکی

ابتدائے اسلام میں مسلمان بالکل تنگدست اور فاقہ مست تھے۔ دشمنان اسلام نے دولت و ثروت کے ذریعہ مسلمانوں کو اسلام سے برگشتہ کرنا چاہا یعنی مرتد بنانے کی کوشش کرنے لگے چنانچہ حضرت محمد بن مسلمہؓ ایک یہودی اصمع کے قرضدار تھے قرضہ بہت زیادہ تھا۔ ایک دن یہودی نے حضرت ابن مسلمہؓ سے سخت تقاضہ کیا اور برا بھلا کہا پھر کہا اے ابن سلمہ اگر تم اسلام چھوڑ دو اور یہودی بن جاؤ تو میں اپنا تمام قرضہ معاف کر دوں گا۔ اور تمہیں بہت سا مال و زر دوں گا یہودی کے جواب میں حضرت محمد بن مسلمہؓ نے کہا کہ اے شخص اگر تو پہاڑ کی برابر چاندی اور سونا میرے سامنے پیش کرے تب بھی میں اسلام کو نہیں چھوڑ سکتا۔ ہاں جو تیرا قرضہ لے لیا ہے وہ میں جلدی ادا کر دوں گا (سنن ابن ماجہ)

حضرت محمد بن علاءؓ بھی ایک یہودی اصمع کے بہت زیادہ مقروض تھے اشرف نے

کہا اے مجیصہ اگر تم محمد کا ساتھ چھوڑ دو اور اپنا مذہب ترک کر دو۔ تو میں تمہارا قرضہ معاف کر دونگا
حضرت مجیصہ نے کہا ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ میں تمہارا قرضہ ادا کر دوں گا (ابوداؤد)

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کا واقعہ ہے کہ غزوۂ تبوک کی عدم شرکت کے باعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے ناراض ہو گئے تھے۔ جب آنحضرت کی ناراضگی کی خبر ایک عیسائی رئیس بادشاہ غسان کو پہنچی تو اس نے حضرت کعب بن مالک کو ایک خط بھیجا جس میں لکھا اے کعب مجھے معلوم ہوا ہے کہ محمد تم سے ناراض ہو گئے ہیں۔ پس میں تم کو لکھتا ہوں کہ اب تم اسلام چھوڑ کر میرے پاس چلے آؤ میں تمہاری غم خواری کروں گا۔ تمکو بڑا درجہ دوں گا جب قاصد نے یہ خط حضرت کعب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا تو آپ نے پڑھ کر تنور میں ڈال دیا اور قاصد سے کہا جا کر اپنے آقا سے کہہ دینا کہ ہم مذہب فروش نہیں ہیں۔ پھر آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے قصور کی معافی چاہی (بخاری)

صحابہ کرام کی جاں نثاریوں اور ان کے ثبات و استقلال کو پڑھ کر یورپ کا ایک عیسائی محقق مصنف "پا لو جی کا ڈفری ہیگس" اپنی کتاب کے صفحہ ۶۶ اور ۶۷ پر لکھتا ہے کہ :-

"عیسائی اسکو یاد رکھیں تو اچھا ہو کہ محمد کے مسائل نے وہ دینی نشہ آپکے پیرؤں میں پیدا کیا جسکو یسوع مسیح کے پیرؤں میں تلاش کرنا بے فائدہ ہے جب یسوع مسیح کو سولی پر لیگئے تو ان کے پیرؤں نے رفاقت نہ کی وہ بھاگ گئے ان کا دینی نشہ جاتا رہا اور اپنے مقتدا کو موت کے پنجے میں گرفتار چھوڑ کر چل دیئے برعکس اسکے محمد کے پیرو اپنے مظلوم پیغمبر کے گرد جمع ہوئے اور آپکے بچاؤ میں اپنی جانیں خطرہ میں ڈال کر کل دشمنوں پر آپکو غالب کر دیا۔"

مقصد یہ ہے کہ مسلمان لوگ مسلمان ہونے کے بعد اپنے دین پر قائم رہتے ہیں عیسائیوں کی طرح بدلتے نہیں ہیں۔

ایک اور عیسائی محقق مسٹر آر۔ایل جوزف لکچر ان اسلام میں لکھتا ہے کہ :-
"میں بلاخوف تردید یہ کہتا ہوں کہ محمد کے پیرؤں نے جس قدر وفاداری ہم ان کا نبی ثبوت آپ کے

پیغمبر کیساتھ دیا کسی پیغمبر کے متبعین نے نہیں دیا۔ ذرا شبہ نہیں ہو کہ محمد کے پیرو عاشق
ودھ مستقل مزاج اور وفادار تھے آج بھی لاکھوں مسلمان حضرت محمدؐ کے نام پر جان دینے کیلئے آمادہ نظر
آتے ہیں اور ان کے ساتھ سب سے زیادہ محبت رکھنا اپنا ایمان سمجھتے رہا (لکچر آن اسلام صفحہ ۳۳)

مختلف ممالک میں مسلمانوں پر ظلم و ستم

۸ھ ہجری میں اسحٰق بن داؤد شاہ حبش کے مسلمانوں پر ہر طرح کے ظلم و ستم کئے ہزارہا
مسلمانوں کو تہ تیغ کیا اس نے اعلان کیا کہ جو شخص اسلام چھوڑ دیگا آرام پائیگا ورنہ سخت سزائیں دیجائیں گی
اس اعلان کو سنکر بھی مسلمان اپنے پاک مذہب پر قائم رہے اور ایک شخص نے بھی اسلام کو نہ چھوڑا۔
اسحٰق بن داؤد نے مسلمانوں کو غلام بنا کر فروخت کرنا شروع کیا۔ لیکن ایک مسلمان نے بھی مرتد
ہونا قبول نہ کیا۔ چند روز بعد بادشاہ کا انتقال ہو گیا۔ اور اس کے ظلم و ستم بھی اس کے
ساتھ ہی دفن ہو گئے۔ اسی حبش میں نجاشی بادشاہ کے زمانہ میں بہت سے مسلمان
کفار قریش کے مظالم سے بیزار ہو کر ہجرت کر کے آئے تھے نجاشی نے اسلامی مہاجرین کے
ساتھ اچھا سلوک کیا تھا۔ (سیرۃ ابن ہشام حاشیہ زاد المعاد جزء اول)

۱۰۹۹ء عیسوی میں جب بیت المقدس پر صلیبی جنگ ہوئی اور عیسائیوں نے بیت المقدس کو
فتح کر لیا تو اسوقت ستر ہزار مسلمانوں کو محض اسلام پر قائم رہنے کے جرم میں تہ تیغ کیا گیا مسلمانوں
نے جان دینا قبول کیا۔ لیکن اسلام کو نہ چھوڑا (ہسٹری آف اسلام از ہنری گلیمن ایم اے)

۱۴۹۸ء میں اسپین میں جو مسلمانوں پر مظالم ہوئے انکی تفصیل تاریخ الاسلام جلد اول
مصنفہ سید ذاکر حسین رمزی میں اس طرح درج ہے۔

مسلمانوں کو محض مسلمان ہونے کی وجہ سے ہر طرح ذلیل و خوار کیا جاتا اور ستایا جاتا تھا۔
ان کے مذہب کو ممنوع قرار دیا گیا اور عیسائی بنانیکی سعی و کوشش کی گئی لیکن مسلمانوں نے نہایت جوانمردی
کیساتھ اسلام چھوڑنے سے انکار کیا اسپر عیسائیوں نے مظالم میں بھی اضافہ کر دیا ۱۴۹۹ء میں تندخو کارڈینل

[illegible] زمینیز نے اسلام پر قائم رہنے والوں کے واسطے عام طور پر ظلم و عقوبت کا حکم دیدیا۔ مسلمانوں سے کہا
گیا کہ عیسائی بن جاؤ یا جلنے کو تیار رہو۔ لیکن مسلمان نہایت استقلال کے ساتھ اپنے مذہب پر قائم
رہے اور اپنا گھر بار چھوڑ کر کوہستان البشارات کی طرف چلے گئے۔ یہاں بھی ظالم جا پہنچے اور ان پر ظلم و ستم
کیا۔ بہت سے مسلمان مرد و عورتیں اور بچے ایک جامع مسجد میں پناہ گزین ہوئے تھے۔ ان کو بارود سے اڑا دیا گیا
جب ظلم و ستم حد سے زیادہ بڑھ گیا تو مسلمان چھپ کر عبادت کرنے لگے۔ پوشیدہ طور پر نمازیں پڑھتے مقررہ
دن پر وضو کرتے۔ ان لوگوں میں سے اگر کسی کو اسلام کے طریقہ پر عبادت کرتے ہوئے دیکھ لیا جاتا تو زندہ آگ
میں جلا دیا جاتا تھا۔ ۱۵۰۰ء میں غرناطہ، اشبیلیہ۔ اور قرطبہ میں عیسائیوں کی بے رحمی حد سے زیادہ بڑھ گئی تھی
میدان میں لکڑیاں جمع کر کے آگ جلائی جاتی اور زندہ مسلمان مرد، عورتیں، بچے اس میں زندہ ہی ڈال دیئے جاتے
۱۵۲۶ء میں عیسائیوں نے مسلمانوں کو مٹانے کے لیے انتہائی کوشش کی۔ غرناطہ کے لاٹ پادری نے بادشاہ سے
فرمان صادر کرایا کہ مسلمان ایک دن کے اندر ہی اپنے قومی قوانین ترک کر دیں۔ اپنے نام بدل ڈالیں لیکن مسلمانوں
نے ایسا کرنے سے انکار کیا اور جان دینے کو تیار ہو گئے۔ جن مسلمانوں نے غاروں میں پناہ لی ان کو وہیں [illegible]
کر دیا گیا۔ فلپ سوم نے ۱۶۱۰ء میں دس لاکھ مسلمانوں کو محض اسلام پر قائم رہنے کی وجہ سے جبراً [illegible]
جلاوطن کر دیا۔ اور بالکل بے سر و سامانی کی حالت میں ساحلوں پر اتار دیا۔ جو مسلمان [illegible] یقہ کی طرف
میں رہتے تھے جن کی تعداد دو لاکھ تھی ان کو اسپین کی سرحد پر فرانس کی طرف نکالا [illegible] اندرونی حصوں
تو راستے کی سختیوں سے راستہ ہی میں مر گئے۔ جو بچے وہ نہایت بری حالت [illegible] دیا گیا انہیں بہت سے
کر کے پہنچے۔ فتح غرناطہ سے فلپ سوم کے عہد تک تیس لاکھ مسلمان [illegible] دوسرے اسلامی ممالک میں ہجرت
کے جرم میں نکالے گئے۔ یہاں تک کہ اسپین میں ایک مسلمان بھی نہ [illegible] اسپین سے محض اسلام پر قائم رہنے
۱۸۳۰ء میں نواح افریقہ میں جب صلیبی جنگ [illegible] رہا۔ (تاریخ الاسلام جلد اول)
جس میں مسلمان آباد تھے جلا کر خاکستر کر دیا۔ مسلمان [illegible] کی تو عیسائیوں نے شمالی افریقہ کے ایک قصبہ کو
کو نہ چھوڑا (ہسٹری آف اسلام آرٹیکل [illegible] سے جلا کر [illegible] ہو جانا گوارا کیا۔ لیکن اسلام
۱۹۱۳ء میں جنگ بلقان کے [illegible] (ص [illegible])
[illegible] مسلسل سال [illegible] میں چار سو بیاسی مسلمانوں کو

محض اس بناء پر قتل کیا گیا کہ انھوں نے اپنا پاک مذہب چھوڑنا گوارا نہیں کیا تھا مسلمانوں کو تنگ و تاریک کوٹھڑیوں میں بے آب و دانہ بند رکھا گیا۔ ہر طرح انکی تذلیل و تحقیر کی گئی آخر صلیب [illegible] توحید پرستی کے جرم میں ان کو شہید کر دیا گیا۔

ایک مسلمان عبد اللہ کے جسم پر مٹی کا تیل چھڑک کر اسکے کپڑوں میں آگ لگا دی گئی جس آنبلدی کو قتل گاہ میں چوپائے کی طرح کھڑا کیا گیا۔ ایک بیرحم شخص اسکی پشت پر سوار ہو گیا پھر ایک صلیب بردار نے اسکو قتل کر دیا۔ مسلمان نے مرنا قبول کیا مگر اسلام کو نہ چھوڑا (ماخوذ الہلال کلکتہ)

سالونیکا کے قریب ایک قریہ میں بلغاریوں نے بہت سے مسلمانوں کو ذبح کیا اور نابالغ بچوں کو بھی قتل کر دیا۔ بعض لوگوں نے ان سفاکوں سے پوچھا کہ بچوں نے تمہارا کیا قصور کیا ہے اس کے جواب میں انھوں نے کہا کہ یہ بچے بڑے ہو کر اسلام کا ہی دم بھرینگے۔ کتے کے پلوں کو پہلے ہی سے مار ڈالنا چاہیئے تاکہ بڑھ کر یہ بھونکیں ہم ایک مسلمان کو بھی زندہ نہ چھوڑیں گے کیونکہ ہم چاہتے ہیں کہ یورپ کو اسلام سے پاک کر دیں چنانچہ سالونیکا اور رومیلی کی مسجدوں کے منارے منہدم کر دیئے گئے منبر توڑ دیئے گئے اور ان کی عمارتوں کو گرجا بنا دیا گیا مسلمانوں نے یہ سب کچھ برداشت کیا مگر مرتد نہ ہوئے (ماخوذ الہلال کلکتہ ۵ فروری ۱۹۱۳ء)

ترکستان میں بارہ سو مسلمانوں کو صرف اسوجہ سے قتل کیا گیا کہ انہوں نے اسلام چھوڑنا گوارا نہیں کیا ایک خاتون سیدہ خانم کو گرفتار کر کے اسکے نازک جسم پر سنگینیں ماری گئیں لیکن وہ اسلام پر قائم رہی۔ اس نے انسانیت کا واسطہ دیکر رحم کی درخواست کی لیکن اسکو جواب دیا [illegible] مسلمانوں کے لیے نہیں ہے۔ (ماخوذ الہلال کلکتہ ۵ فروری ۱۹۱۳ء)

[illegible] البانیہ میں سرویہ کے افسروں نے اعلان کیا کہ ہمارا مقصد یہ ہے کہ ہم البانیہ کی [illegible] اور بلا تامل مسلمانوں کو تہ تیغ کر دیں۔ سروی افسروں کے اس اعلان سے [illegible] زندگی سی لگ گئی چنانچہ کمانوو اور اسکوب میں تین ہزار مسلمانوں کو ذبح کیا گیا تھا۔ سلنجہ کے قریب نو سو پچاس مسلمانوں کو [illegible] مسلمانوں نے بہادری سے جان دیدی (ماخوذ الہلال کلکتہ)

البانیہ میں مسلمانوں پر بے انتہا مظالم ہوئے۔ مسٹر ملفورڈ ارکمنس کہتے ہیں کہ سرویوں اور یونانیوں نے مسلمانوں
پر مظالم کیے ان کا مقصد یہ تھا کہ جتنے مسلمان ہیں عیسائی ہو جائیں ورنہ زمین کو خالی کر کے زیر زمین جا بسیں مگر
باوجود سخت و شدید مصائب جھیلنے کے مسلمان اسلام پر ثابت قدم رہے اور ایک شخص بھی اسلام سے مرتد
نہ ہوا ۔ (ماخوذ الہلال کلکتہ ۔ ۲۳ر جولائی سنہ۱۹۱۳ء)

سنہ ۱۹۱۹ء میں جنگ یورپ کے موقع پر جب یونانیوں نے سمرنا پر قبضہ کیا تو جہاں انہوں نے مفتوح
رعایا پر بہت سے ظلم و ستم ڈھائے وہاں مسلمانوں کی سب سے زیادہ قیمتی شے یعنی ان کے مذہب پر بھی حملہ کیا چنانچہ سمرنا کی
انجمن محافظ حقوق مسلمین نے جو رپورٹ حالات سمرنا کے متعلق ترتیب پاشا صدر مجلس صلح کی خدمت میں بھیجی
اس میں درج ہے کہ فتحی بے نادر بے نہرالدین آفندی احمد بے ۔ احسان آفندی ۔ احمد آغا حسین آفندی ۔
تحسین رجب بے ۔ رفیق آفندی خالد آفندی طیفور حسین ۔ سید احمد سلیمان ، فتحی بے ۔ فائق بے حسن آفندی
مصطفےٰ آفندی حاجی یحییٰ حافظ عرب ، حاجی رشید آفندی قاضی محمد علی ۔ حافظ امین آفندی ، عبدی آفندی
دانا محمد ۔ زہرہ خانم ۔ تقیہ خانم کو محض اس بنا پر قتل کیا گیا کہ انہوں نے اسلام کو چھوڑنا گوارا نہیں کیا
عبدی آفندی اور دانا محمد کی آنکھیں نکالی گئیں ۔ ناک اور کان کاٹے گئے ۔ پھر ان کو سنگینوں سے ہلاک کیا
گیا ۔ علامہ ضیاء بے کی بیوی عائشہ خانم کو جبراً عیسائی بنایا گیا ۔ اور ان کا نام میری رکھا گیا
لیکن وہ پھر مسلمان ہو گئیں ۔ (سمرنا میں یونانی مظالم صفحہ ۱۵ ۔ ۲۵ ۔ ۱۲۰ ۔ ۱۲۱ ۔ ۱۲۲)

صوبہ آیدن میں ہزاروں مسلمانوں کو قتل کیا گیا ان کے مال و اسباب کو لوٹا گیا ہر طرح ان
کے مذہب کی توہین کی گئی متعصب یونانی مسلمانوں سے کہتے تھے کہ اب ہم تمہارا مذہب ہیں ،،
جو مسلمان محض توحید پرستی کے جرم میں شہید کیے گئے ان میں سے بعض کے نام یہ ہیں ۔
حافظ اسمٰعیل آفندی ۔ اسعد آفندی ۔ عارف بے ۔ سید یحییٰ آفندی ۔ لطفی آفندی ۔ حافظ محمد علی زیدی ۔ حافظ
امین آفندی ۔ ولی حسن ۔ مصطفےٰ ۔ ابراہیم حنیف آفندی ۔ شاکر عثمان ۔ رسمی بے ۔ اسمٰعیل علی سلطان
آفندی بسراج بے ۔ داؤد آفندی ۔ اسحٰق بے ۔ مریم خانم ۔ خواجہ یوسف آفندی ۔ ابراہیم خلیل ۔ عبد اللہ
آفندی ۔ محمد حلمی ۔ شریف علی ۔ آمینہ خانم ۔ خدیجہ خانم ۔ حسینہ خانم ۔ آمنہ خانم ۔ فاطمہ خانم (سمرنا میں یونانی

مظالم» صفحہ ۱۱۹ - ۱۲۴ - ۱۲۵ - ۱۲۶ - ۱۲۷)

یرفا مو میں محمد امین آفندی - عاصم بے - قاضی محمد بے جعفر آفندی محمد خیر الدین آفندی محمد جمال حلیم آفندی - حاجی احمد آفندی - حاجی راغب - عائشہ خانم - کلثوم خانم - ابراہیم آفندی - حافظ محمد آفندی امام مسجد عمر سلطان - اور تقریباً دو ہزار مسلمانوں کو جن کے نام محفوظ نہیں صرف اس جرم میں کہ انھوں نے اسلام کو چھوڑنا گوارا نہیں کیا شہید کیا گیا" (سمرنا میں یونانی مظالم صفحہ ۵۹ - ۶۱ - ۶۳ - ۶۴ - ۶۴)

منیسہ میں مصطفےٰ بے کو شہید کیا گیا۔ محمد بے مفتی کامل آفندی مفتی ابراہیم آفندی - محمد حسین آفندی - قادر آفندی کو نہایت بیرحمی کے ساتھ زدوکوب کیا گیا - لیکن وہ تمام اذیتیں برداشت کرنے کے بعد بھی اسلام پر قائم رہے -" (یونانی مظالم صفحہ ۱۸)

تیوری حصار میں شفقت آفندی - اور رمضان آفندی کو جبراً عیسائی بنانے کی کوشش کی گئی اور ان کے نام لفٹر اور ڈمٹری تجویز کئے گئے لیکن وہ اسلام پر ثابت قدم رہے (یونانی مظالم صفحہ ۱۸)

قریہ سوسہ میں قاضی ولی آفندی کی دونوں آنکھیں نکالی گئیں - اور ان کو شہید کر دیا گیا مصطفےٰ آفندی کی ٹانگیں ایک آرے سے چیری گئیں - محمد صالح ابن خلیل آفندی اور سلیمان بن حسین آفندی کو گولی سے مار دیا گیا۔ مگر مرتے مرتے اسلامی کلمہ زبان سے نہ چھوٹا - (یونانی مظالم صفحہ ۶۵)

غرضکہ ان پرستاران حق پر ہر طرح کے ظلم و ستم ہوئے - انھوں نے ہر قسم تکلیفیں اور اذیتیں برداشت کیں - حتیٰ کہ اپنی جان تک سے دریغ نہ کیا - لیکن زندگی کے آخری لمحہ تک اسلام پر قائم رہے اور ہمارے لیے مثال چھوڑ گئے ۔

[illegible]

تمام شد

۴ ۱۳۴۲